دل کی بات

قرارداد کی واپسی یا شہدائے کشمیر کے خون سے غداری

پاکستان کے موجودہ حکمران جب مقدمہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں لے کر گئے تھے تو انہوں نے ملک کی سب سے بڑی فتح قرار دیا تھا۔ پھر جنرل اسمبلی سے فائلیں بغل میں دبا کر بھاگے تو اسے بھی شاندار کامیابی قرار دیتے ہوئے مقدمہ کشمیر کو انسانی حقوق کے کمیشن میں لے جانے کا اعلان کیا اب ۹ مارچ کو یہ روح فرسا خبر ملک کے تمام اخبارات میں نمایاں شائع ہوئی کہ پاکستان نے جنیوا میں انسانی حقوق کے کمیشن سے قرارداد واپس لے لی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ اس ذلت آمیز اقدام کو بھی پاکستان کی شاندار فتح قرار دیا گیا۔ فتح و کامرانی کا یہ تصور بھی دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہے۔ ایسا گھٹیا اور ذلیل عمل جس نے دنیا بھر میں پاکستان کے وقار کو مجروح کیا بجائے اس کے کہ حکومت اس پر قوم سے معافی مانگتی وہ اسے عوام کی فتح اور کامیاب خارجہ پالیسی قرار دے رہی ہے۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

حکومت کی نااہلی کی تصدیق قومی اسمبلی کی کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصراللہ خان کا بیان ہی کافی ہے جو ۱۰ مارچ کے اخبارات نے ان الفاظ میں شائع کیا کہ یہ وزارت خارجہ کی نااہلی ہے۔، وزیر خارجہ سردار آصف نے کشمیر کمیٹی کا ممبر ہونے کے باوجود مجھے بے خبر رکھا۔ قرارداد کو موخر کرنا اسکی واپسی ہی ہے" یہ امر باعث حیرت ہے کہ نواب صاحب جیسے بااصول سیاست دان حکومت پر سخت برہم ہونے کے باوجود اس کے ساتھ چپکے ہوئے ہیں۔ شاید انہوں نے بقیہ زندگی اس نئے انداز میں بسر کرنے کا مستقل فیصلہ کرلیا ہے۔ ارباب حکومت اپنے اس شرمناک اقدام کے حق میں نہایت ڈھٹائی کے ساتھ زمین آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں اور اپنے حق میں دور کی کوڑی یہ لائے ہیں کہ ہم نے اپنے دو عظیم ہمسایہ ملکوں ایران اور چین کی درخواست پر قرارداد واپس لی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خارجہ پالیسی کی "کامیابی" کا اعتراف ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ پاکستان کو پچاس ملکوں میں سے بیالیس ملکوں کی حمایت حاصل نہ تھی اور اگر ہمیں آٹھ ملکوں کی حمایت بھی حاصل ہو جاتی تو ہم قرارداد واپس نہ لیتے۔ ایران اور چین کا سہارا تو ذلت سے بچنے کے لئے لیا گیا مگر پھر بھی حکومت اس اعزاز سے بچ نہ سکی۔ چین اور ایران تو خود انسانی حقوق کی پامالی کے حوالے سے امریکہ کے معتوب ہیں وہ کیسے ہمارا ساتھ دے سکتے تھے۔ جنرل اسمبلی سے قرارداد کی واپسی اور انسانی حقوق کے فورم پر پیش کرنا ہی اصل میں بنیادی غلطی تھی جس کا ارتکاب ہمارے حکمرانوں نے اپنے آقا امریکہ کے حکم پر کیا۔ پاکستان کی بدنصیبی ہے کہ دوسری مرتبہ وزارت خارجہ کا قلمدان ایک نااہل اور جاہل شخص کو سونپا گیا پہلے وزیر خارجہ سر ظفراللہ قادیانی آنجہانی نے باؤنڈری کمیشن میں کشمیر